احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 24 اپریل 2002ء 10 صفر 1423 ہجری-24 شہادت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 91

لامتناہی صفات کا مالک

صحابی رسولؐ حضرت کعب الاحبارؓ یہ دعا کرتے تھے :

میں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جس سے عظیم تر کوئی شے نہیں- اور ان کامل اور مکمل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کرسکتا اور اللہ کی تمام صفات حسنہ جو مجھے معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں ان کی پناہ طلب کرتا ہوں- ہر اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا-

(موطا امام مالک کتاب الجامع باب التعوذ حدیث نمبر 1499)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے- یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو ان میں پائی جاتی ہیں- خدا کے نام ہیں- اور خدا کی صفات ہیں- اور خدا کی طاقت ہے- جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے- اور یہ سب ابتداء میں اسی کے کلمے تھے- جو اس کی قدرت نے ان کو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا- نادان سوال کرے گا- کہ خدا کے کلمے کیونکر مجسم ہوئے- کیا خدا ان کے علیحدہ ہونے سے کم ہو گیا- مگر اس کو سوچنا چاہئے کہ آفتاب سے جو ایک آتشی شیشی آگ حاصل کرتی ہے- وہ آگ کچھ آفتاب میں سے کم نہیں کرتی- ایسا ہی جو کچھ چاند کی تاثیر سے پھلوں میں فربہی آتی ہے- وہ چاند کو دبلا نہیں کر دیتی- یہی خدا کی معرفت کا ایک بھید اور تمام روحانی امور کا مرکز ہے کہ خدا کے کلمات سے ہی دنیا کی پیدائش ہے- جب کہ یہ بات طے ہو چکی- اور خود قرآن شریف نے یہ علم ہمیں عطا کیا- تو پھر میرے نزدیک ممکن ہے کہ وید نے جو کچھ آگ کی یا ہوا کی تعریف کی یا سورج کی مہما اور استت کی اس کا بھی یہی مقصد ہوگا کہ الٰہی طاقت ایسے شدید تعلق سے ان کے اندر کام کر رہی ہے کہ درحقیقت اس کے مقابل وہ سب اجرام بطور چھلکے کے ہیں- اور وہ مغز ہے- اور سب صفات اسی کی طرف رجوع کرتی ہیں- اس لئے اسی کا نام آگ رکھنا چاہئے- اور اسی کا نام پانی اور اسی کا نام ہوا- کیونکہ ان کے فعل ان کے فعل نہیں- بلکہ یہ سب اس کے فعل ہیں- اور ان کی طاقتیں انکی طاقتیں نہیں- بلکہ یہ سب اس کی طاقتیں ہیں- جیسا کہ سورۃ فاتحہ کی اس آیت میں کہ الحمد للّٰہ رب العٰلمین اسی کی طرف اشارہ ہے- یعنی مختلف رنگوں اور پیرایوں اور عالموں میں جو دنیا کا نظام قائم رکھنے کے لئے زمین و آسمان کی چیزیں کام کر رہی ہیں- یہ وہ نہیں کام کرتیں بلکہ خدائی طاقت ان کے نیچے کام کر رہی ہے- جیسا کہ دوسری آیات میں بھی فرمایا صرح ممرد من قواریر- یعنی دنیا ایک شیش محل ہے جس کے شیشوں کے نیچے زور سے پانی چل رہا ہے- اور نادان سمجھتا ہے کہ یہی شیشے پانی ہیں- حالانکہ پانی ان کے نیچے ہے-

(نسیم دعوت - روحانی خزائن جلد 19 ص 423)

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں- جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 90-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں-

(صدر کمیٹی امداد مستحقین)

ماہر امراض قلب کی آمد

مریضوں کے ہجوم اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب انتظامیہ فضل عمر ہسپتال کی درخواست پر ہر ماہ دو دن مریضوں کا معائنہ کیا کریں گے-

"ماہ مئی کا شیڈول"

مورخہ 4 مئی 2002ء
بروز ہفتہ 5-00 بجے شام تا 8-00 بجے شام
مورخہ 5 مئی 2002ء
بروز اتوار 8-00 بجے صبح تا 2-00 بجے دوپہر

ضرورت مند احباب کسی میڈیکل ڈاکٹر سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ یعنی ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے معائنہ کا دن اور نمبر حاصل کرلیں- اس کے بغیر ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

گلشن احمد نرسری کی ورائٹی

گلشن احمد نرسری میں موسم گرما کی پنیریاں کلغہ' فائٹولاکا' گل فرینیا' زینیا وغیرہ دستیاب ہیں- گھروں میں پودوں پر کرنے کیلئے سپرے' پودوں کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے دیمک کی دوائی' خوبصورت اور مختلف سائز میں گملے' سبزیوں اور فروٹ کی پیکنگ کیلئے ہوادار جالی والے 3 کلو' 5 کلو' 10 کلو اور 25 کلو کے نیٹ بیگ گلشن احمد نرسری میں دستیاب ہیں- گھروں میں گھاس لگانے کیلئے اور گرین ہاؤس بنانے کیلئے گلشن احمد نرسری میں رابطہ کریں-

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن کے تحت

ہیپاٹائٹس کے موضوع پر علمی نشست

مورخہ 12/ اپریل 2002ء نماز جمعہ کے بعد نصرت جہاں اکیڈمی (انٹر کالج) کے ہال میں احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہیپاٹائٹس کے موضوع پر ایک علمی نشست منعقد ہوئی- جس میں محترم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب ماہر امراض دل و میڈیکل سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال نے ہیپاٹائٹس (سوزش جگر) پر تعارفی اور معلوماتی لیکچر پیش فرمایا- اس نشست کے مہمان خصوصی محترم چوہدری نذیر احمد صاحب نائب ناظر زراعت تھے- تلاوت و نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" میں سے اس بیماری کی ادویات کا ذکر کیا گیا- اس کے بعد ہومیو پیتھی کے بانی ڈاکٹر ہانیمن کے حالات زندگی بیان کئے گئے-

محترم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب نے اپنے لیکچر کے آغاز میں جگر کا تعارف اور اس کے کام کرنے کے طریقے نیز بیماریوں کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی- انہوں نے بتایا کہ ہیپاٹائٹس جسے سوزش جگر یا یرقان بھی کہا جاتا ہے ایک خطرناک بیماری ہے جو بے احتیاطی کی بنا پر ایک انسان سے دوسرے انسان تک پھیل جاتی ہے- جگر انسانی جسم کا ایک اہم اور نازک جزو ہے- جو دائیں طرف نچلی پسلی کے پیچھے ہوتا ہے اور اس کا وزن ایک کلو 200 گرام کے قریب ہوتا ہے- جگر جسم میں توڑ پھوڑ کے نتیجہ میں بننے والے فاسد اور زہریلے مادوں کی صفائی کا ذریعہ ہے- اور یہ ہاضمے میں بھی مدد دیتا ہے' مختلف اقسام کے لحمیات' کولیسٹرول اور خون کو جمانے والے مادے بناتا ہے' اور آنتوں کے ذریعہ فاسد مادوں کو خارج بھی کرتا ہے- ڈاکٹر سیال صاحب نے بتایا کہ فاسد اور زہریلے مادوں کی زیادتی کے جگر پر مضر اثرات پیدا ہوتے ہیں- جگر مختلف ضروری مادوں مثلاً شوگر Gly Cogen کی شکل میں ذخیرہ کا کام کرتا ہے- یہ مادے حسب ضرورت جگر کے خلیات سے باہر نکل کر جسم میں مختلف کام کے لئے استعمال ہوتے رہتے ہیں- انہوں نے جگر پر اثر انداز ہونے والے وائرس کے بارے میں بتایا کہ یہ جگر کی خرابی کی سب سے اہم وجہ ہیں اور انہیں A سے لے کر E تک حروف تہجی کے لحاظ سے نام دیئے گئے ہیں- وہ وائرس جو بنیادی طور پر جگر کی سوزش اور خرابی کا باعث بنتے ہیں اس طرح پیدا ہونے والی بیماری کو Viral Hepatitis کہتے ہیں- وائرس A اور E متعدی قسم کا یرقان پیدا کرتے ہیں- گٹروں کا پانی' پینے والے پانی میں داخل ہونے کی صورت میں بھی یہ لوگوں میں پھیلتا ہے- انہوں نے بتایا کہ وائرل ہیپاٹائٹس خطرناک ہوتا ہے' اس حالت میں اس کا علاج آرام' گلوکوز اور پوٹاشیم ہے (جو کہ کھجور اور Citrus فروٹ وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے)

وائرس پھیلنے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ مرض انتقال خون کے ذریعے یا کسی قسم کی متاثرہ سوئی چبھنے سے یہ خطرناک بیماری کا باعث بنتے ہیں اس سلسلہ میں مریض کے قریبی احباب کو بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے مریض کے جسم سے خارج ہونے والی تمام رطوبتوں میں ہیپاٹائٹس B کے جراثیم موجود ہوتے ہیں- جنسی بے راہ روی بھی اس کے پھیلاؤ کا ایک اہم ذریعہ ہے- ماں سے نوزائیدہ بچے میں ہر دو وائرس منتقل ہو سکتے ہیں- خون آلود آلات سے یا متاثرہ سرنج سے علاج کروانے کی صورت میں بھی ان کے پھیلنے کا احتمال ہوتا ہے- اسی طرح وہ لوگ جنہیں گردوں کی خرابی کے باعث مسلسل اپنے خون کی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے- وہ بھی اس سے متاثر ہو سکتے ہیں-

فوری نوعیت کا ہیپاٹائٹس B اکثر اوقات شروع میں جسمانی کمزوری' تھکاوٹ' سستی' بھوک کی کمی اور متلی وغیرہ کی علامات کے ساتھ ساتھ سگریٹ' چائے اور کافی وغیرہ کا زیادہ استعمال کرنے والوں میں ان سے نفرت کا اظہار پیدا کرتا ہے- اور پھر بعد میں یرقان نمودار ہوتا ہے جو کہ 80 سے 95 فیصد لوگوں میں دنوں سے لے کر ہفتوں میں مکمل طور پر ٹھیک ہو جاتا ہے- باقی ماندہ لوگ یا تو HBs Ag Carrier ہوتے ہیں یعنی دوسروں کو بیماری پھیلانے کا باعث بنتے ہیں یا پھر لمبی مدت کے یرقان یعنی کرونک ہیپاٹائٹس کے مریض بن جاتے ہیں جو کہ جگر کے سکڑنے اور جگر کے کینسر پر منتج ہوتا ہے- HBs Ag والے تندرست لوگوں کے لئے بہت اہم حوصلہ افزا بات یہ بتائی کہ ہر سال ایک سے دو فیصد لوگوں میں یہ خود بخود Negetive ہو جاتا ہے- C وائرس سے متاثر ہونے والے بہت سے افراد کی کوئی علامت عموماً فوراً ظاہر نہیں ہوتی' بعض علامات دیر سے ظاہر ہوتی ہیں جن میں پہلے پہل جلد تھکاوٹ کا احساس ہونا' چہرے اور جلد وغیرہ کا رنگ بدل جانا' پہلے پاؤں اور پھر تمام جسم میں سوجن' پیٹ میں پانی بھرنا' خون کی قے کرنا' بے ہوشی طاری ہونا وغیرہ اہم ہیں- جب یہ علامات مریضوں میں ظاہر ہوں تو مرض تشویشناک صورت اختیار کر چکا ہوتا ہے- اس متعدی مرض سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہے- بہت سے لوگ جو باقی لحاظ سے مکمل طور پر تندرست ہیں HBs Ag اور Hcv اینٹی باڈی پازیٹو ہیں انہیں صرف ہر سال ایک سے دو دفعہ باقاعدہ معائنہ کی ضرورت ہے-

حفاظتی ٹیکوں کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ صرف ہیپاٹائٹس B سے بچاؤ کی ویکسین موجود ہے اور فضل عمر ہسپتال نے صحت عامہ کے لئے انتہائی ارزاں نرخوں پر مرحلہ وار ٹیکوں کے لگانے کا انتظام کیا ہوا ہے- جس سے بہت سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں- اس سلسلہ میں پہلے HBs Ag ٹسٹ ضرور کروا لینا چاہئے کیونکہ اگر یہ پازیٹو ہو تو ویکسین لگوانے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا-

مکرم ڈاکٹر سیال صاحب کے معلومات افزا لیکچر کے

(باقی صفحہ 7 پر)

آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
جوت اک پریت کی ہر دے میں جگانے والے
سرمدی پریم کی آشاؤں کو دھیرے دھیرے
مدھ بھرے سر میں مدھُر گیت سنانے والے
اے محبت کے امر دیپ جلانے والے
پیار کرنے کی مجھے ریت سکھانے والے
غم فرقت میں کبھی اتنا رلانے والے
کبھی دل داری کے جھولوں میں جھلانے والے
دیکھ کر دل کو نکلتا ہوا ہاتھوں سے کبھی
رس بھری لوریاں دے دے کے سلانے والے
کیا ادا ہے مرے خالق مرے مالک مرے گھر
چھپ کے چوروں کی طرح رات کو آنے والے
راہ گیروں کے بسیروں میں ٹھکانا کر کے
بے ٹھکانوں کو بنا ڈالا ٹھکانے والے
مجھ سے بڑھ کر مری بخشش کے بہانوں کی تلاش
کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے بہانے والے
تو تو ایسا نہیں محبوب کوئی اور ہوں گے
وہ جو کہلاتے ہیں دل توڑ کے جانے والے
تو تو ہر بار سرِ رہ سے پلٹ آتا ہے
دل میں ہر سمت سے پل پل مرے آنے والے

(کلام طاہر)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اے محبت عجب آثار نمایاں کر دی

حضرت مسیح موعود کی بارش کی طرح برستی محبت نے آپ کے عشاق پیدا کر دیئے

محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

بیس فروری کو جماعت کے مختلف حلقوں میں یوم مصلح موعود منایا جاتا ہے اور اس شاندار پیشگوئی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود نے دین متین کے مخالفین کو للکارا کہ خدا تعالیٰ اب بھی اس دین کے پیروکاروں کی مدد فرماتا ہے اور اس دین کی خاطر نشانات ظاہر فرماتا ہے تو قادیان کے آریوں نے درخواست کی آپ تمام دنیا کو اس میدان میں بلا رہے ہیں ہم آپ کے ہمسائے ہیں اور ایک ہی شہر میں رہتے ہیں اس لئے ہمارا زیادہ حق ہے کہ آپ ہمیں کوئی نشان دکھائیں۔ چنانچہ حضور نے ان کے اس مطالبہ کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہوشیار پور تشریف لے جا کر چالیس دن تک تنہائی میں خدا تعالیٰ کے حضور مناجات پیش کیں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے بطور نشان حضور کو مصلح موعود کی شاندار پیشگوئی عطا فرمائی۔

اس پیشگوئی کا ہر لفظ بڑا ہی پرشوکت اور دل کو کھینچ لینے والا ہے مگر اس کا آغاز ایک نہایت خوبصورت بات سے ہوتا ہے جسے اگر خدا تعالیٰ خود ظاہر نہ فرماتا تو وہ مخفی ہی رہتی۔ حضور کی دین متین کیلئے انتہائی سرگرمی اور کوشش سے تمام ہندوستان مخالف ہو رہا تھا اور مخالفت بھی ایسی مخالفت کہ دشمن قابل شرم حملے کرنے سے بھی نہ چوکتا تھا۔ آریوں کا یہ مطالبہ بھی دراصل خاکسار کے خیال میں نیک نیتی سے نہیں تھا۔ مقصد محض تعصب اور دشمنی تھا۔ اگر کوئی خشک زاہد ہوتا تو ان کا یہ رویہ دیکھ کر ان کی تباہی کے لئے کوئی قہری تجلی۔ کوئی شدید عذاب یا کوئی تباہ کرنے والی صاعقہ مانگتا۔ مگر حضور کی فطرت میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی جس طرح جوش مار رہی تھی اس کا تقاضا یہی تھا کہ ان کی اصلاح کے لئے عذاب کی بجائے رحمت کا نشان مانگا جاتا۔ چنانچہ پیشگوئی کا آغاز ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ ''تجھے رحمت کا ایک نشان دیا جاتا ہے۔ اسی کے موافق جو تو نے مانگا''۔ ''اسی کے موافق جو تو نے مانگا'' کے الفاظ نے گواہی دے دی کہ حضور نے اپنے دشمنوں کے لئے بھی جب نشان طلب فرمایا تو رحمت کا نشان ہی طلب فرمایا۔

مذہب کی دنیا دراصل عشق و محبت ہی کی دنیا ہے۔ اس کا سب سے بڑا نمونہ تو وہ ذات کامل تھی جس کے بارہ میں لوگ کہا کرتے تھے کہ ''عشق محمد ربہ'' کہ محمدؐ تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ اور پھر جب انسان اپنے رب پر عاشق ہو جائے تو یہ محبت نیچے اتر کر اس کی مخلوق پر بھی بے تحاشہ برسنے لگتی ہے۔ اور خالق اور مخلوق سے محبت لازم و ملزوم بن جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی بھی یہی شان تھی۔ حضور نے فرمایا کہ میں دو ہی مسئلے لے کر دنیا میں آیا ہوں۔ ایک تعلق باللہ اور دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔

خدا تعالیٰ کے عاشق صادق جب اس چشمے سے فیضیاب ہو کر مخلوق پر رحمت بن کر برستے ہیں تو پھر یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہے اور راہ حق کے متلاشی اس عاشق صادق سے یہ روشنی آگے منتقل کرتے رہتے ہیں۔ اس راہ میں وہ ایسے گم ہو جاتے ہیں کہ پھر انہیں نہ اپنی جان کی پرواہ ہوتی ہے۔ نہ مال اور عزت کی اور نہ اہل و عیال کی۔ وہ تو بس رانجھا رانجھا کوکدی نی میں آپے رانجھا ہوئی کے سفر پر روانہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اسی جذب و مستی میں زندگی گزار دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی بارش کی طرح برستی ہوئی محبت نے حضور کے بے شمار عاشق پیدا کر دیئے۔ ان میں وہ عظیم الشان شخص بھی تھا جس کی روحانیت، علمیت اور طبابت کا سارے ہندوستان میں طوطی بولتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول چند دن کے لئے قادیان حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ بھیرہ میں ایک بڑا ہسپتال تعمیر فرما رہے تھے۔ اس کی تعمیر میں استعمال ہونے والے کچھ سامان کی خریداری کے لئے لاہور تشریف لائے۔ وہاں سے سوچا کہ قادیان نزدیک ہے۔ ملاقات کر آؤں۔ قادیان حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا کہ اب آپ یہیں رہیں۔ بس آپ وہیں رہے۔ مڑ کر وطن کا نام تک نہ لیا۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے بھی آپ کو اتنا نوازا۔ اتنا نوازا کہ رہتی دنیا تک آپ کا نام سنہری حروف میں رقم ہو گیا۔

محبت کی اسی سرزمین کا ایک عجیب مسافر کابل کا وہ شہزادہ تھا جسے ایک من چوبیس سیر وزنی زنجیر میں مقتل تک لایا گیا۔ آخری وقت بھی بادشاہ نے کہا کہ اگر احمدیت ترک کر دیں تو بچ سکتے ہیں۔ مگر استقامت کے اس شہزادہ نے سنگسار ہونا قبول کیا پر اس راہ کو چھوڑنا گوارا نہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے انہیں پتھروں کے ڈھیر میں دفنا دیا گیا۔

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

اور یہ واقعہ ایک بار نہیں۔ دو بار نہیں۔ بار بار دھرایا گیا۔ اور اب بھی دھرایا جا رہا ہے۔ مگر بار بار یہی مضمون بنتا رہا کہ۔

شہر جاناں میں اب باصفا کون ہے
دست قاتل کے شایاں رہا کون ہے
رخت دل باندھ لو دلفگارو چلو
پھر ہمیں قتل ہو آئیں یارو چلو

انہی عشاق میں جہلم کے بلند پایہ عالم حضرت مولانا برہان الدین جہلمی بھی تھے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ آپ کے پیچھے پیچھے آپ کا یہ عاشق محو خرام تھا کہ اچانک اوپر کوٹھے سے کسی عورت نے حضور پر گندگی پھینک دی۔ جو حضور پر تو نہ گری مگر اس عاشق پر آ پڑی۔ نظر اٹھا کر اوپر دیکھا اور مستی میں سرشار مطالبہ کیا۔ پا او مایئے ہور پا (اے عورت، اور ڈالو)۔ ایک دفعہ جب مخالفین نے گھیر کر آپ کو مارا اور زمین پر گرا کر گندگی آپ کے منہ میں ڈال دی تو آپ نے فرمایا ''برہانیا ایہہ نعمتاں کتھوں''

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بی اے کا امتحان دینے والے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ چھوڑ دو ڈگریاں بہت ملیں گی۔ چنانچہ امتحان چھوڑ دیا۔ کون ہے جو چودہ سال کی تعلیمی محنت چھوڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مگر محبت کی سرزمین منطق کی سرزمین سے مختلف ہے۔ اور پھر جیسا کہ فرمایا گیا تھا۔ ایک یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری پیش کر دی۔

ایک رفیق سے کسی نے پوچھا کہ آپ تو ہندوستان کے مانے ہوئے خطیب تھے۔ آپ کو مرزا صاحب کی بیعت سے کیا حاصل ہوا۔ فرمایا کہ ''پہلے ہم لوگوں کو رلاتے تھے۔ اب خود روتے ہیں''۔

وہ زمانہ عجیب زمانہ تھا۔ ابھی باقاعدہ کسی جماعت کی بنیاد نہیں پڑی تھی۔ بس ایک شمع تھی اور اس کے گرد کچھ پروانے، قانون، ضابطہ، قاعدہ جو تھا تو بس محبت تھا۔ برادری تھی اور بنی نوع انسان سے ہمدردی تھی۔

حضور کے ایک رفیق عدالت میں ملازم تھے۔ قادیان تشریف لائے تو حضرت مسیح موعود نے کام سپرد کر دیا۔ اب کام ہو رہا ہے۔ واپس ملازمت پر جانے کا سوال تو اس وقت پیدا ہو گا جب حضور کی اجازت ہو گی۔ عدالت سے پیغام پر پیغام آ رہے ہیں مگر اس کی کسے پرواہ۔ کئی روز گزر گئے۔ اجازت ملی تو ملازمت پر تشریف لائے۔ مجسٹریٹ جو شدید غصے میں تھا۔ آپ کے سامنے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ کہنے لگا کہ مرزا صاحب نے روک لیا ہوگا۔ اور بات ختم۔

کپورتھلہ سے تعلق رکھنے والے ایک عجیب فدائی حضرت منشی اروڑے خان صاحب فدائیت میں اپنی مثال آپ تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ حضور کبھی آپ کے شہر تشریف لائیں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد کسی سفر کے دوران راستے میں حضور بغیر اطلاع کے آپ کے یہاں پہنچ گئے۔ شہر کے باہر ایک چھوٹی سے بیت میں قیام فرمایا اور آپ کو اطلاع بھجوائی۔ پہلے تو آپ کو اس خوش قسمتی پر یقین ہی نہیں آیا۔ پھر جب دوڑے دوڑے پہنچے تو اس چاند کو سامنے دیکھ کر خوشی سے بے قابو ہو گئے۔ اور بار بار سرشاری میں کہتے۔ ''پیلی گھر نارائن آیا۔ پیلی گھر نارائن آیا''۔

مانسہرہ سے تعلق رکھنے والے حضرت مولانا سرور شاہ صاحب کو ایک یونیورسٹی سے سینکڑوں روپے ماہوار تنخواہ پر ملازمت کی آفر تھی۔ مگر آپ پندرہ روپے ماہوار پر قادیان حاضر ہو گئے۔ مکرم رشید قیصرانی صاحب نے کیا خوب کہا ہے۔

اک دیپ جلا اندھیاروں میں
ظلمات کی اندھی غاروں سے
کچھ زہر بھرے اژدر نکلے
کچھ سانپ سپولے در آئے
کچھ تیز ہوائیں چیخ اٹھیں
کچھ تند بگولے لہرائے
ظلمات کی ساری سینائیں
اک تنہا دیپ پہ ٹوٹ پڑیں
اتنے میں کچھ پروانوں نے
اس دیپ پہ گھیرا ڈال لیا
یہ پروانے ناچار بھی تھے
کمزور نحیف و زار بھی تھے
اس دیپ کی رکھشا کی خاطر
یہ جان ہتھیلی پر رکھ کر
طوفان کے منہ میں کود پڑے
کچھ پار لگے کچھ ڈوب گئے
یلغار سے پروانوں کی مگر
طوفان کے چھکے چھوٹ گئے
اتنے میں کچھ بیراگی بھی
قندیل جلانے آ پہنچے
اک دیپ سے لاکھوں دیپ جلے
ظلمات کا سینہ چاک ہوا
دم توڑ دیا اندھیاروں نے

یہ دیپ صرف قادیان کے لئے ہی روشن نہیں ہوا تھا۔ یہ مشعل تو تمام دنیا کو قیامت تک راستہ دکھانے کے لئے طلوع ہوئی تھی۔ اس لئے آہستہ آہستہ شروع میں ہندوستان کے کونے کونے سے پروانے یہاں جمع ہونے لگے۔ پھر دنیا بھر سے پروانے جمع ہونے لگے۔

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

یہ کام بہت بڑا تھا۔ جوں جوں یہ روشنی پھیلنے لگی۔ مخالفت بھی اسی رفتار سے بڑھنے لگی۔ ہر طرف سے تاریکیوں نے اس پر غلبہ پانے کے منصوبے تیار کرنے شروع کر دیئے۔ مگر روشنی کے آگے تاریکیاں کہاں ٹھہر

سکتی ہیں۔ یہ قافلہ بڑھنے لگا۔ منظم ہونے لگا اور قیامت تک عظیم الشان سفر کی تیاریاں ہونے لگیں۔ Armagiddon کی تیاری۔

جوں جوں کام پھیلتا گیا۔ کام کو مختلف جہتوں میں جاری کرنے کیلئے تنظیم اور قانون اور قواعد کی ضرورت پڑی۔ مگر یہ قاعدے اور قانون انسانوں پر حکومت کرنے کے لئے نہیں بلکہ ان کی خدمت کے جذبے کے تحت مرتب کئے گئے۔ ان کے پیچھے محبت کی وہی آنچ تھی جس سے وہ شمع روشن ہوئی تھی۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث قادیان میں جب کالج کے پرنسپل تھے تو انہوں نے ایک طالب علم محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان خان صاحب کو کسی بات پر جرمانہ کردیا۔ محترم بریگیڈیئر صاحب بتاتے تھے کہ ان کے پاس اس جرمانہ کی ادئیگی کے لئے رقم موجود نہیں تھی۔ ادھر پرنسپل صاحب کا اصرار کہ جرمانہ ادا نہ کیا تو نام کاٹ دیا جائے گا۔ اسی کشمکش میں ادائیگی کی آخری تاریخ قریب آ گئی۔ ایک دن مکرم پرنسپل صاحب نے دفتر بلایا۔ جرمانہ کی رقم اپنی جیب سے انہیں دینے کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ لو جرمانہ ادا کردو۔ چنانچہ جرمانہ بھی ادا ہوگیا۔ ضابطہ کی کارروائی مکمل۔ اور ایک اور دل محبت کی اس ادا پر گھائل ہوگیا۔

اب اس قافلہ نے اپنا سفر حیران کن تیز رفتاری سے شروع کر دیا۔ موجودہ امام کی قیادت میں دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں یہ دیپ روشن ہو چکے ہیں۔ نت نئے پروگرام سوچے جارہے ہیں۔ تجویزیں پیش ہو رہی ہیں اور دنیا اس نور سے منور ہونے لگی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک وقف نو کے ذریعہ ہزاروں واقفین کو اپنی آئندہ ذمہ داریاں ادا کرنے کیلئے تیار کیا جارہا ہے۔ مگر انہیں اس نہج پر تیار کرنا ضروری ہے کہ یہ اس بنیادی بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ اس تمام کام کے پیچھے دراصل خدا تعالیٰ اور نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کا جذبہ کارفرما ہونا چاہئے۔ اگر خدانخواستہ ہم اس بنیاد سے پرے چلے گئے تو پھر یہ تنظیم ایک ایسی مشینی شکل اختیار کرے گی جس سے لبریکیشن (Lubrication) نکال دی جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ”وہ صرف رحم پسند نہیں کرتا جب تک انصاف اس کے ساتھ نہ ہو اور صرف انصاف پسند نہیں کرتا جس کا ضروری نتیجہ رحم نہ ہو“۔

اس اصول کا عظیم الشان نظارہ ہمیں جنگ بدر کے بعد اس وقت دکھائی دیتا ہے جب آنحضورؐ کے چچا عباس بھی گرفتار ہو کر قیدیوں میں لائے گئے۔ سب کو رسیوں سے جکڑا گیا تھا۔ رسیوں کی جکڑاہٹ کی تکلیف سے حضرت عباس کراہ رہے تھے اور ان کی اس تکلیف کو محسوس فرما کر حضور بے چین تھے۔ مگر خاموش تھے۔ صحابہؓ جو آنحضورؐ کی ایک ایک ادا بھانپ لیتے تھے جان گئے کہ حضورؐ کو حضرت عباس کی تکلیف سے تکلیف ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عباس کی رسیاں کچھ ڈھیلی کردیں۔ ذرا خاموشی ہوئی تو آنحضورؐ نے وجہ دریافت فرمائی۔ عرض کیا گیا کہ حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دی گئی ہیں۔ اب یہاں کوئی دنیوی انصاف کے مشینی بندھنوں میں جکڑا ہوا شخص ہوتا تو کہتا کہ ”نہیں۔ نہیں ان کی رسیاں کیوں ڈھیلی کر دی ہیں۔ انہیں خوب کس کر باندھو۔ خواہ یہ میرے چچا ہیں مگر ہوئے تو دشمنوں کی طرف سے حملہ آور ہیں۔ انہیں سزا مل کر رہنی چاہئے۔ مگر اس رحمۃ للعالمینؐ نے انصاف کو ایک بالکل مختلف انداز سے قائم فرمایا۔ فرمانے لگے کہ عباس کی رسیاں ڈھیلی کردی ہیں تو دوسرے قیدیوں کو بھی تو تکلیف ہے۔ ان کی رسیاں بھی ڈھیلی کر دو۔ انصاف تو قائم کیا مگر ایسا انصاف جس کا ضروری نتیجہ رحم تھا۔

ان ہی راہوں سے چن کر ہمارے علم
اور نکلیں گے عشاق کے قافلے
جن کی راہ طلب سے ہمارے قدم
مختصر کر چلے درد کے فاصلے

محترم شیخ ناصر احمد خالد صاحب

تین مرحوم صحافیوں کی یاد میں

محترم ثاقب زیروی، محترم یوسف سہیل شوق اور محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کا ذکر خیر

جناب ثاقب زیروی صاحب

ایک زمانے میں میری رہائش بیڈن روڈ لاہور پر شاعر ظہیر کاشمیری کے ساتھ والے مکان میں تھی۔ ثاقب زیروی صاحب ٹمپل روڈ پر رہا کرتے تھے۔ ان کے پرچے ”ہفت روزہ لاہور“ کا دفتر بلونت مینشن بیڈن روڈ پر تھا۔ ثاقب صاحب کا معمول تھا کہ عین وقت پر ٹمپل روڈ سے اپنے دفتر پیدل جایا کرتے تھے۔ ہاتھ میں بیگ اٹھائے۔ اچکن میں ملبوس۔ سر پر ایک خاص انداز سے جناح کیپ پہنے۔ منہ میں پان چباتے ہوئے، نپے تلے قدموں سے چلے آ رہے ہیں۔ چال میں ایک خاص وقار اور تمکنت۔ اکثر ان سے سرراہے ہی ملاقات ہو جاتی ایک دفعہ انہوں نے۔ سواتی پٹو کی کیمل رنگ کی اچکن سلوائی۔ جو ان کے قد وقامت پر بہت پھبتی تھی۔ جب میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پہلے سال کا طالب علم تھا۔ تو مجھے پہلی دفعہ جھنگ شہر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس پر میں نے ایک رپورتاژ تحریر کیا۔ جو کہ ثاقب صاحب نے ازراہ شفقت اپنے راہ گیر کے کالم ”راہگیر کے ایک ہمزاد“ کے تعارف سے شائع کیا۔ ثاقب صاحب سے میری آخری ملاقات بیت النور ماڈل ٹاؤن میں چند ماہ قبل مکرم حضرت شیخ مبارک احمد صاحب کے جنازہ کے موقعہ پر ہوئی۔ جب بھی میں ان سے حال دریافت کرتا۔ تو متبسم چہرے کے ساتھ ہمیشہ ایک ہی جواب ہوتا کہ بس چل رہا ہے۔

پچھلے سال مجھے اپنے ایک ہمسائے کی تدفین کے سلسلہ میں ماڈل ٹاؤن کے قبرستان جانے کا اتفاق ہوا۔ تدفین ہو رہی تھی۔ میں نے قبروں کے کتبے پڑھنے شروع کردئے۔ ایک قبر پر کتبہ تھا ”میاں محمد شفیع م۔ش“ م۔ش کا نام پڑھتے ہی مجھے ثاقب زیروی صاحب۔ 1974ء اور 1984ء کے واقعات۔ اور مقدمات سب یاد آ گئے۔ بعض مقدمات میں م۔ش بھی ماخوذ تھے۔ کیونکہ ہفت روزہ لاہور ان کے پریس میں شائع ہوتا تھا۔ شاعر احمد فراز نے سچ کہا تھا۔ کہ ”ثاقب صاحب جیسے لوگ شخصیتیں نہیں تہذیبیں ہوتی ہیں۔ ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔“ اللہ تعالیٰ محترم ثاقب صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم یوسف سہیل شوق صاحب

اس زمانے کی بات ہے۔ جب گھر والے ربوہ چلے جاتے تو میں کبھی کبھی رات کا کھانا کھانے کے لئے رائل پارک کے ایک ہوٹل میں چلا جاتا۔ جس کا نام میں نے تھرڈ کلاس ہوٹل رکھا ہوا تھا۔ مگر اس کی تڑکا لگی ہوئی ماش کی کھڑی دال فرسٹ کلاس ہوتی۔ وہاں کبھی کبھی ایک نوجوان بھی دال روٹی کھانے آیا کرتے تھا۔

کالی اچکن۔ سر پر کالی ٹوپی۔ سر کے لمبے بال اور لمبی ڈاڑھی۔ پہلی نظر میں ہی مجھے وہ شخص بہت عجیب شخص لگا۔ دل نے کہا کہ یقیناً یہ شخص کسی نظریاتی جماعت سے وابستہ ہے۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ یہ شخص مولانا حسرت موہانی اور شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کے قبیلے کا فرد لگتا ہے۔ اس نے کبھی کسی سے گفتگو نہیں کی۔ خاموشی سے آتا کئی دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ ہم دونوں نے ہوٹل میں ایک ہی میز پر اکٹھے کھانا کھایا۔ لیکن گفتگو کی نوبت نہ آئی۔ کچھ سالوں کے بعد الفضل یا کسی اور جماعتی پرچہ میں ایک نام دیکھا۔ یوسف سہیل شوق تو یہ پراسرار حلیہ والا۔ مانوس اجنبی۔ جو یونیورسٹی کے زمانے میں رائل پارک کے ہوٹل میں کھانا کھانے آتا تھا۔ شوق تھا۔

امیر باپ کا بیٹا۔ کوٹھی میں رہنے والا۔ وقف کرکے ربوہ آ گیا۔ اور بہت کم تنخواہ پر ایک چھوٹے سے کوارٹر میں رہائش اختیار کرلی۔ مجھے گوتم بدھ یاد آ گئے۔ جنہوں نے شہزادہ ہونے کے باوجود دنیا کو تیاگ کر بن باس لے لیا۔ ایک دفعہ ربوہ عید پر ملاقات ہوئی۔ اپنے دونوں بچوں کو سائیکل پر بٹھائے۔ اپنے آپ میں مست۔ گھر جارہے تھے۔

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

الفضل اور شوق صاحب کے ذکر سے مجھے جناب نسیم سیفی صاحب یاد آ گئے۔ سیفی صاحب اور والد صاحب کا مکان خالد منزل بالکل قریب تھے۔ جب بھی ربوہ جانے کا اتفاق ہوتا۔ تو پہلی شام سیفی صاحب کے گھر حاضر ہوجاتا۔ ان کا گھر مجھے اپنا اپنا سا لگتا تھا۔ جب بھی ملاقات ہوتی، سیفی صاحب اپنی کوئی نہ کوئی نظم۔ نثر۔ دینی کتاب وغیرہ میرا نام لکھ کر اور دستخط کر کے مجھے عنایت فرماتے۔ جب انہیں دیگر ساتھیوں کے ساتھ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ تو میرا ایک تفصیلی خط انگریزی اخبار ”دی فرنٹیر پوسٹ“ لاہور میں ”نسیم سیفی کی گرفتاری“ کے عنوان سے بہت نمایاں شائع ہوا۔ بعد میں یہ خط بمعہ ترجمہ الفضل میں بھی شائع ہوا۔ میں انہیں جیل میں برابر خط ارسال کرتا رہا۔ اور میری بعض باتوں کا جواب وہ اپنے قطعات میں دیتے تھے۔ جو ان دنوں باقاعدگی سے الفضل میں شائع ہوتے۔ سیفی صاحب کو میں نے ہمیشہ پگڑی۔ اچکن میں ملبوس دیکھا۔ گرمی۔ سردی۔ ہر موسم میں۔ کہتے تھے۔ جیسے فوجی کا یونیفارم ہوتا ہے۔ یہ میرا یونیفارم ہے۔ صابر۔ شاکر۔ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے الگ تھلگ۔ جب میں ان کی چھوٹی سی بیٹھک میں بیٹھ کر یہ مصرع پڑھتا۔ ع

”گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے“

تو یہ سن کر بہت محظوظ ہوتے۔ اور کہتے ”بالکل۔ بالکل“ ان کی مرحومہ اہلیہ سکینہ سیفی صاحبہ جن سے ہمارے خاندان کے قادیان سے تعلقات ہیں۔ بعض اوقات علالت اور ناسازی طبع اور میرے منع کرنے کے باوجود ہمیشہ چائے اور دیگر لوازمات سے مہمان نوازی کرتیں۔ سیفی صاحب نے ایک دفعہ مجھے خط میں لکھا۔ ”جب آپ آتے ہیں۔ یا آپ کا خط آتا ہے۔ تو ہمارے گھر میں رونق ہو جاتی ہے“۔ اب جب بھی ان کے گھر کے سامنے سے گزرتا ہوں تو وہاں تالا لگا ہوتا ہے۔ ان کے نام کا بورڈ اسی طرح لگا ہوا ہے۔ میں اب بھی حاضری میں ناغہ نہیں کرتا۔ ان کے بلاوے پر کبھی کبھی الفضل کے دفتر بھی چلا جاتا۔ ایک دفعہ جب میں سیفی صاحب سے ملاقات کے بعد شوق صاحب کے کمرے میں گیا۔ تو وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ چند ہی لمحوں میں وہ اپنے

باقی صفحہ 6 پر

راولپنڈی سے چینی شہر کاشغر تک کا ایک سفر

بل کھاتی ہوئی شاہراہ ریشم اور خوبصورت وادیاں سفر کو یادگار بناتی ہیں

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

چین کا نام سنتے ہی ہر پاکستانی کے ذہن میں پاک چین دوستی کا تصور ابھرتا ہے اور اسی جذبہ کے تحت اس زمین کی سیر کرنے کی خواہش دل میں ابھرنے لگتی ہے۔ ہم نے بھی اسی خواہش پر اس عظیم وطن کے کچھ علاقوں کی سیاحت کی اس سیر میں آپ کو بھی شریک سفر کر رہا ہوں۔

چین جانے کے لئے باقاعدہ ویزہ کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ اسلام آباد میں چین کے سفارت خانہ سے ملتا ہے۔ یہ سفارت خانہ اسلام آباد کی یونیورسٹی روڈ پر ہے ہم چین کے سفارت خانہ گئے اور ضروری کاغذات پر کرنے کے بعد دس دن کا ویزہ ملا۔ اس کے بعد ہم پیرودھائی بس سٹاپ جو کہ راولپنڈی میں ہے پہنچ گئے۔ اور (NATCO) بس (ناردرن ایریا ٹرانسپورٹ کارپوریشن) کی بکنگ کروائی یہ بس راولپنڈی سے براستہ ایبٹ آباد، مانسہرہ، بشام پٹن چلاس وغیرہ چلتی ہیں۔ ہم نے راولپنڈی سے گلگت تک کا ٹکٹ لیا تھا۔ ہم نے اللہ کا نام لے کر اپنا سفر شروع کیا۔ کیونکہ اصل سفر تو راولپنڈی سے شروع ہوتا ہے۔ ہم نے کچھ کھانے کی اشیاء بھی ساتھ رکھی تھیں۔ اس لئے کہ راولپنڈی سے گلگت تک کا سفر پندرہ سے سولہ گھنٹے کا ہے اس سفر کے دوران مانسہرہ، بشام اور چلاس بھی آتا ہے جہاں بس کچھ دیر کیلئے رکتی ہے تاکہ مسافر کچھ کھا پی لیں۔ ہم نے پلاسٹک کی بوتل میں پانی بھی ساتھ رکھ لیا تھا۔ کیونکہ بسا اوقات گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ گلگت کے درمیان خوب صورت ترین سرسبز پہاڑیاں نظر آتی ہیں ہر طرف بلند و بالا درخت اور سرسبز و شاداب حسین علاقوں کے نظارے سیر کا لطف دوبالا کرتے ہیں اور دل خدا تعالیٰ کی حمد بار بار کرتا ہے۔ ہم ان خوبصورت نظاروں سے لطف اندوز ہوئے۔ اگلے دن تقریباً 12 بجے خوبصورت وادی گلگت پہنچ گئے راستے میں خطرناک نظارے بھی آئے جن کو دیکھ کر درود شریف پڑھتے رہے۔ گلگت ایک دلکش شہر ہے یہاں پر ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ رات ہم نے ایک ہوٹل میں قیام کیا اور وہاں سے ہم نے گلگت سے ست (SUST) کے لئے ٹکٹیں خرید لیں۔ ست کے لئے روزانہ صرف ایک بس چلتی ہے جو کہ ٹھیک صبح آٹھ بجے روانہ ہوتی ہے۔ گلگت سے ست تک کے خوبصورت ترین اور جنت نظیر علاقے کا سفر کرنے میں بڑا لطف آتا ہے کیونکہ موسم بہت ہی خوشگوار ہوتا ہے۔ گلگت سے روانہ ہو کر کوئی آدھ گھنٹہ سفر کرنے کے بعد ہم ایک گاؤں پہنچے جس کا نام رحیم آباد تھا۔ رحیم آباد سے آگے کا سفر اور بھی بڑا خوشگوار تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اونچے اونچے پہاڑوں پر لمبے لمبے درخت اور ہر طرف سبزہ، اللہ تعالیٰ نے کس قدر پاکستان کو حسن دیا ہے۔ ہر طرف خوبانی، آلوچہ، آڑو کے باغات دکھائی دیتے ہیں راستے میں بہت ہی خوبصورت وادیاں آتی رہیں۔ اس کے علاوہ کئی ایک پرکشش گاؤں بھی آئے۔ رحیم آباد سے بیں پچیس منٹ سفر کرنے کے بعد ہم سکندر آباد پہنچ گئے وہاں سے تقریباً 45 منٹ کے بعد ہم ایک گاؤں پہنچے جس کا نام تھول تھا۔ یہاں تک کا علاقہ گلگت میں شمار ہوتا ہے اس سے آگے کا علاقہ ہنزہ کا شروع ہو جاتا ہے حسین قدرتی مناظر اور خوبصورت باغات کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ زیادہ اسماعیلی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس جنت نظیر علاقے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بڑے اچھے اخلاق بھی عطا فرمائے ہیں۔ اور اس کے ساتھ مہمان نوازی کا حوصلہ بھی۔ خوبانی، آلوچہ وغیرہ پھلوں کی اس قدر بہتات ہے کہ آپ سڑک کے کنارے کھڑے ہوئے چھوٹے چھوٹے بچوں کو تھوڑے بہت پیسے دے کر ٹوکرے کے ٹوکرے خرید سکتے ہیں۔

مزید 45 منٹ کا حسین ترین سفر کرنے کے بعد مرتضیٰ آباد آتا ہے اور اس کے فوراً بعد علی آباد، پھر پسو، خیر وغیرہ اور آخر کار 8 گھنٹے کا طویل سفر کرنے کے بعد ست آ جاتا ہے۔ یہ علاقہ بہت سرد ہے اور جولائی کے مہینے میں گندم کی فصل سبز ہوتی ہے یہاں پر ہم نے ایک رات کا قیام کیا۔ کیونکہ پاکستان کسٹمز اور امیگریشن کا عملہ چین جانے والوں کا سامان اور پاسپورٹ چیک کرتا ہے۔ یہاں پر بھی قیام و طعام کی سہولتیں موجود ہیں۔ جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے تھے اس ہوٹل کا نام شاہین ہوٹل تھا۔ جو کہ معیاری ہوٹلوں میں سے تھا ست میں آکسیجن کی بڑی کمی محسوس ہوتی ہے اس لئے وہاں لوگ دوڑ کر جانے یا زیادہ بوجھ اٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔ نیٹکو (بس کمپنی) کے مینیجر کو اپنا پاسپورٹ دے دیا۔ کیونکہ صبح کی پہلی بکنگ کروانی پڑی۔ اس نے ہم سے پیر علی یعنی چائنا بارڈر تک کا کرایہ وصول کر لیا۔ یہی نیٹکو والے لینڈ کروزر کے ذریعہ پیر علی تک لوگوں کو پہنچاتے ہیں۔ اگلے دن ہم سیدھا پہلے امیگریشن والوں کے پاس چلے گئے۔ جنہوں نے ہمارے پاسپورٹ پر مہر لگائی اور پھر ہم کسٹم والوں کے پاس گئے انہوں نے تسلی کے ساتھ ہمارا سامان چیک کیا اور پھر ہمارے پاسپورٹ نیٹکو کے مینیجر کو پہنچا دیئے کسٹم اور امیگریشن کا عملہ بہت ہی اخلاق والا ہے۔ ایک سٹاف ممبر نے ہمارے میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی چیک کیے کیونکہ میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی ساتھ لے کر جانا ضروری ہے یہ کارروائی مکمل ہونے کے بعد پھر ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے نیٹکو کی بس پر سوار ہوئے یہاں سے پیر علی کے لئے روانہ ہوئے۔ ہمارا سفر ست سے پیر علی یعنی چائنا بارڈر تک تقریباً گیارہ بجے صبح شروع ہوا۔ بڑا پرلطف تھا۔ خوب سردی تھی، ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے تھے اباسین کے کنارے بہترین سڑک ان بلند و بالا پہاڑوں سے ہو کر نکلتی تھی۔ پہاڑوں کی برف پوش چوٹیاں اس حسین منظر کو اور بھی پرکشش بناتی تھیں۔ راستے میں بعض مقامات پر چھوٹے چھوٹے گاؤں بھی نظر آتے تھے لیکن آبادی بہت کم تھی۔ سارا سفر تقریباً تین گھنٹے کا تھا۔ بلند و بالا پہاڑوں پر چڑھتے وقت شدید سردی ہو جاتی ہے۔ جب بس سولہ ہزار فٹ بلند خنجراب ٹاپ پر پہنچی تو ہر طرف برف ہی برف نظر آ رہی تھی۔ سردی کا یہ عالم تھا۔ کہ ڈرائیور کو بس میں ہیٹر لگانا پڑتا تھا۔ وہاں پر اباسین کا نظارہ بھی دیکھنے کی چیز ہے۔ خنجراب ٹاپ سے تھوڑا نیچے اباسین صرف ایک چھوٹے نالے کی شکل میں نظر آتا تھا۔ خنجراب پر بس رکی تو ہم نے فوراً نیچے اتر کر فوٹو گرافی کی وہاں پر چینی فوجی بھی کھڑے تھے۔ خنجراب کو عبور کرنے کے ساتھ چین کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے پیر علی پہنچنے سے پہلے چین کی ایک اور چیک پوسٹ بھی آتی ہے۔ اس چیک پوسٹ پر پاسپورٹ چیک کیا جاتا ہے اسی طرح تین گھنٹے کے خوشگوار سفر میں ہم پیر علی جو کہ چائنا کا بارڈر ہے وہاں پہنچ گئے۔ یہ ایک ایسا سفر ہے جو ہم زندگی بھر نہیں بھول سکتے۔

ایک دفعہ پیر علی میں امیگریشن اور کسٹم میں سب کچھ چیک کیا جاتا ہے۔ اس کارروائی سے فارغ ہو کر باہر آئے تو سامنے بنک آف چائنا تھا۔ جہاں پر ہم نے کرنسی تبدیل کروائی۔ پیر علی کی مصروفیات کی وجہ سے تین بج چکے تھے اور اس سرد موسم میں ہم کو بھوک بھی خوب لگ رہی تھی۔ وہاں گوشت انڈے روٹی چائے وغیرہ مل رہی تھی۔ ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اس کے بعد ایک دفتر سے کاشغر کا ٹکٹ لیا۔ لیکن اس سفر کے دوران تاشقران میں ایک رات کا قیام لازمی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ گاڑیاں رات کو سفر نہیں کرتیں۔ اس طرح پیر علی سے روانگی تقریباً چار بجے سہ پہر کو ہوئی۔ اور تین گھنٹے کے خوشگوار سفر کے بعد ہم تاشقران پہنچے۔ تاشقران چین کا ایک چھوٹا سا شہر ہے اور یہاں کے لوگ اکثر مسلمان ہیں یہاں کارخانے بھی ہیں اور ہوٹل بھی۔ بس ہمیں ایک اچھے ہوٹل میں لے گئی وہاں ہم نے رات گزاری۔ یہ ہوٹل چار منزلہ تھا تاشقران سے کاشغر تک کا سفر کرنے کے لئے صبح سویرے اٹھنا پڑتا ہے لہٰذا صبح اٹھے فجر کی نماز پڑھی۔ اور ساڑھے چھ بجے صبح ہوٹل سے نکل کر اپنی بس کا رخ کیا۔ ٹھیک سات بجے (پاکستانی وقت کے مطابق) بس روانہ ہوئی سفر سات آٹھ گھنٹے کا تھا۔ اور نہایت خوشگوار سفر تھا۔ سڑک بھی اچھی اور موسم بھی خوب تھا۔ آدھا راستہ پہاڑی اور آدھا میدانی۔ پہاڑی علاقے میں آبادی بہت کم دیکھنے میں آتی تھی۔ وہاں کے لوگ بھیڑ بکریاں بھینس خچر وغیرہ پالتے ہیں۔ رہائشی مکان مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ لوگ سرخ و سفید اور سیدھے سادے ہیں نقل و حمل کے لئے گھوڑے اور خچر استعمال کرتے ہیں اونٹ بھی شوق سے پالتے ہیں تاشقران سے تقریباً دو گھنٹہ سفر کے بعد پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پہاڑ ایسے برف پوش ہیں جیسے برف کے ہوں۔ دو گھنٹے کے بعد یہ برف والا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک ایسا پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جیسے ہمارے ہاں پٹن اور چلاس وغیرہ کے پہاڑ ہیں ایک پہاڑ تو ایسا آیا کہ ہم نے اس سے پہلے اس قسم کا پہاڑ کہیں نہیں دیکھا تھا۔ یہ پہاڑ سرخ ہے اور بڑا ہی دیدہ زیب ہے۔ ایک گھنٹے کے مزید سفر کے بعد میدانی علاقے میں رہائشی مکانات دکھائی دینے لگتے ہیں جوں جوں آگے بڑھیں آبادی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور پھر ہر طرف فصلیں نظر آ رہی تھیں۔ یعنی زرعی علاقہ شروع ہو جاتا ہے یہاں اکثر لوگ زراعت پیشہ ہیں اور جولائی میں انکی گندم کی فصل تیار ہو جاتی ہے۔ لوگ ہر طرف گندم کی کٹائی کرتے نظر آتے تھے۔ مرد اور عورت مل کر کام کرتے ہیں۔ گندم کی کٹائی کا پرانا طریقہ کار ہے۔ تھریشر کہیں بھی نہیں تھا۔ تین گھنٹے کی مسافت کے بعد غوبال ایک بڑا گاؤں آتا ہے یہاں پر بھی بڑی چہل پہل ہوتی ہے۔ بڑی بڑی مارکیٹیں ہیں آدھ گھنٹہ قیام کے بعد بس پھر روانہ ہوئی اور تین چار دن کے دشوار گزار پہاڑی علاقوں کے سفر کے بعد کاشغر جیسے خوب صورت شہر میں قدم رکھ کر ہم کو بے حد خوشی ہوئی بس ایک جدید طرز کے بہترین ہوٹل "چینی باغ ہوٹل" کے گیٹ کے اندر لے گئی پھر ہم نے اپنا سامان اتارا۔ ہوٹل کے خوش مزاج ملازموں نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ مینیجر نے ہمارے پاسپورٹ اپنے پاس رکھ لئے اور ایک کمرے کا نمبر دیا۔ ہوٹل اور اس کے کمرے نہایت اعلیٰ معیار کے تھے۔ اس ہوٹل کا نام چینی باغ ہوٹل تھا۔ اس کی پانچ منزلہ عمارت میں ہر کمرہ جدید سہولیات سے آراستہ تھا۔ اور ضرورت کا سارا سامان کمرے کے اندر ہی تھا۔ ہر صبح ایک ایک ٹی بیگ اور گرم پانی سے بھرا تھرماس ہوٹل کی ملازمہ ہماری میز پر رکھ دیتی تھی۔ اس چینی باغ ہوٹل کے علاوہ کاشغر شہر

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 33996 میں سعید احمد سہگل ولد شمس الدین سہگل پیشہ پنشنر عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔سکنی اراضی واقع لندن مالیتی -/300000 سٹرلنگ پونڈ۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سعید احمد سہگل ولد شمس الدین سہگل جرمنی گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ظفر ولد مولوی غلام رسول جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالماجد طاہر ولد عبدالستار جرمنی

مسل نمبر 33997 میں امتہ الحفیظ زوجہ محمد اقبال قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال بحرین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 19 تولے مالیتی -/120325 روپے۔2۔حق مہر -/5000 روپے۔3۔سلائی مشین -/800 روپے۔کل -/126125 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5 دینار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ امتہ الحفیظ زوجہ محمد اقبال بحرین گواہ شد نمبر 1 میاں نیاز احمد صدر جماعت بحرین گواہ شد نمبر 2 چوہدری ادریس احمد جنرل سیکرٹری بحرین

مسل نمبر 33998 میں ملک انوارالدین ولد ملک بشیرالدین خان قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال بحرین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔فی الحال جائیداد کوئی نہیں۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 دینار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک انوارالدین ولد ملک بشیرالدین بحرین گواہ شد نمبر 1 میاں نیاز احمد صدر جماعت بحرین گواہ شد نمبر 2 چوہدری ادریس احمد جنرل سیکرٹری بحرین

مسل نمبر 33999 میں شفقت الرحمٰن زوجہ چوہدری ادریس احمد قوم ملہی جٹ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال بحرین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-9-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک پلاٹ واقع گلبرگ میرپور خاص مالیتی -/270000 نصف حصہ -/135000 روپے۔دو پلاٹ واقع شاہ ٹاؤن میرپور خاص مالیتی -/56250 روپے۔ایک پلاٹ واقع کریم ٹاؤن میرپور خاص مالیتی -/87500 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔طلائی زیورات مالیتی -/83100 روپے۔کل -/461850 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7516 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ شفقت الرحمٰن زوجہ چوہدری ادریس احمد بحرین گواہ شد نمبر 1 میاں نیاز احمد صاحب صدر جماعت بحرین گواہ شد نمبر 2 چوہدری ادریس احمد جنرل سیکرٹری بحرین

مسل نمبر 34000 میں فوزیہ رحمٰن نوشاہی زوجہ محمد اجمل نوشاہی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 220 گرام مالیتی -/3300 کینیڈین ڈالر۔حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/900 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ فوزیہ رحمٰن نوشاہی کینیڈا گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طیب وصیت نمبر 21692 گواہ شد نمبر 2 محمد اجمل نوشاہی ولد پیر محمد افضل نوشاہی کینیڈا

مسل نمبر 33773 میں فتح محمد ولد غلام محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 183 مراد p.o چک نمبر 186 مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زرعی زمین برقبہ 11 ایکڑ چک نمبر 183 ضلع بہاولپور مالیتی -/2200000 روپے۔2۔ایک پلاٹ برقبہ 14 مرلہ واقع حاصل پور ضلع بہاولپور مالیتی -/100000 روپے۔3۔دو عدد دوکانیں برقبہ 4 مرلہ واقع چھونا والا ضلع بہاولپور مالیتی -/200000 روپے۔4۔رہائشی مکان برقبہ 14 مرلہ واقع چک نمبر 183 ضلع بہاولپور مالیتی -/200000 روپے۔کل جائیداد مالیتی -/2700000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/76800 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فتح محمد چک نمبر 183 ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال ولد محمد سرور چک نمبر 183 مراد ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 2 فرزند علی چک نمبر 183 مراد ضلع بہاولپور

مسل نمبر 34001 میں صداقت احمد ولد بشارت احمد پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیلٹا کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-6-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/640 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد صداقت احمد ولد بشارت احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد نواز باجوہ ولد چوہدری محمد حسین باجوہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ولد چوہدری غلام محمد کینیڈا

بقیہ صفحہ 4

چہرے پر معصومانہ مسکراہٹ لئے آ گئے۔ احاطہ دفتر الفضل میں لگی ہوئی بیری کے بہت سارے سرخ بیر اپنی جھولی میں ڈالے ہوئے۔ جو میں نے اور عملہ کے دیگر افراد نے بہت شوق سے کھائے۔اتنا ڈاؤن ٹو ارتھ اور ذات کی نفی کرنے والا شخص! میں ان کی علالت کے دوران باقاعدگی سے خط اور کارڈ ارسال کرتا رہا۔جب وہ فضل عمر ہسپتال میں داخل تھے تو میں نے ایک خط میں لکھا۔کہ صحت یاب ہو کر میرے پاس لاہور آئیں۔ہم رائل پارک جا کر پھر اسی ہوٹل میں دال اور تنور کی گرم گرم روٹی کھائیں گے۔شوق صاحب کی وفات کے بعد ایک دن میرا گزر رائل پارک سے ہوا۔وہ ہوٹل تلاش کرتا رہا۔مگر وہ ہوٹل بھی سڑک کی توسیع کی وجہ سے غائب ہو چکا تھا۔شوق صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔اب یادیں ہی باقی رہ گئی ہیں۔رہے نام اللہ کا۔

اللہ تعالیٰ ان تینوں ''گنج ہائے گراں مایہ'' سے مغفرت کا سلوک کرے۔ ان کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ان تینوں عظیم صحافیوں کے جانے سے احمدیہ صحافتی دنیا میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے اسے پورا کرنے کے لئے نعم البدل عطا فرمائے۔(آمین)

بقیہ صفحہ 5

میں پاکستانیوں کو جن ہوٹلوں میں رہنے کی اجازت ہے ان میں سیمن ہوٹل بھی بڑا اور بہترین ہوٹل ہے۔یہاں پر ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ کاشغر میں بڑے بڑے ہوٹل اور بھی ہیں لیکن وہاں پاکستانیوں کو رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ کاشغر میں اکثر ریستوران مسلمانوں کے ہی ہیں۔یہاں ہمارے ملک کی طرح کباب تکے سبزی وغیرہ ملتے ہیں، کھانا کافی سستا ہے۔ بازار بھی بہت بڑے بڑے ہیں تین دن رہنے کے بعد واپسی کا سفر شروع ہو گیا۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چین سے واپس بخیریت اپنے وطن پاکستان آ گئے۔لیکن بہت ہی یادگار سفر ہے جو کہ ہمیشہ یاد رہے گا۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد امین صاحب آف میڈرڈ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے سپین کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ اور درازعمر سے نوازے۔

محترمہ سمیرا امین صاحبہ اہلیہ مکرم راشد ربانی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا موٹر سائیکل کے حادثہ میں پاؤں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ اتفاق ہسپتال میں داخل ہیں جہاں ان کے پاؤں کی سرجری کی گئی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

فائز احمد ابن مکرم احمد طاہر مرزا صاحب لائبریرین جامعہ احمدیہ ربوہ کی آنکھ کی سرجری لاہور کے ہسپتال میں متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

مکرم ڈاکٹر نثار احمد صاحب بنگوی کو فیصل آباد سے ربوہ آتے ہوئے موٹر سائیکل کا حادثہ پیش آیا جس سے ان کو بہت سخت چوٹیں آئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ سمن آباد لاہور ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ مسلسل آکسیجن لگی ہوئی ہے احباب سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب اعظم ملتان روڈ لاہور کی بچی چلڈرن ہسپتال لاہور میں بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم منظور احمد باجوہ صاحب معلم جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ آصفہ نسرین صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب آف چونڈہ حال مقیم ناصر آباد جنوبی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد زبیر باجوہ صاحب (کارکن دفتر روزنامہ الفضل) ابن مکرم احمد خان باجوہ صاحب ساکن دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 11 اپریل 2002ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مورخہ 14 اپریل 2002ء کو ہال دفتر صدر صاحب عمومی ربوہ میں تقریب رخصتی کے موقعہ پر بھی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ اگلے دن مورخہ 15 اپریل 2002ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترم محمد یوسف سلیم صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی (اقبال) نے دعا کروائی۔ محترمہ آصفہ نسرین صاحبہ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب انچارج دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کی ہمشیرہ ہیں۔ احباب سے اس شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم تنویر احمد باری صاحب ابن مکرم عبدالباری عابد صاحب کا نکاح مکرمہ صائمہ مبشر صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نمبر 2 ربوہ بعوض مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 7۔ اپریل 2002ء کو بیت المہدی میں مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مکرم تنویر احمد صاحب باری مکرم صوبیدار میجر عبدالوہاب صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ آف کوٹ کوڑا سیالکوٹ کے پوتے ہیں۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

مکرم رضوان نصراللہ صاحب ابن مکرم کلیم اللہ ملک صاحب مرغزار کالونی لاہور نے انجینئرنگ یونیورسٹی باغبانپورہ لاہور سے کیمیکل انجینئرنگ سال دوم کے امتحان میں 1038/1250 نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوف ملک نصراللہ خان صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

احمد آباد میں 10 شہید

بھارتی ریاست گجرات میں مسلم کش فسادات کے دوران پولیس نے احمد آباد کے علاقے کھیڑہ میں ہجوم پر فائرنگ کی۔ دو خواتین سمیت دس مسلمانوں کو سروں میں گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ اور درجنوں کو زخمی کیا گیا۔

خودکش حملہ آور امن کا نشان ہیں

ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ اگر اسرائیلی وزیراعظم شیرون امن پسند انسان ہیں تو فلسطینی خودکش حملہ آور بھی امن کا نشان ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں سات افراد جاں بحق

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں سات افراد کو گولی مار کر جاں بحق کر دیا۔

فرانس میں صدارتی انتخاب کا پہلا مرحلہ

فرانس میں صدارتی انتخاب کے پہلے مرحلہ میں صدر شیراک نے 20 فیصد انتہائی دائیں بازو کی پارٹی نیشنل فرنٹ کے لیڈر لی پین نے 17 فیصد جبکہ وزیراعظم لیاں لوئو جوزفاں نے 16 فیصد ووٹ حاصل کئے۔

بھارتی لوک سبھا میں ہنگامہ

گجرات میں ہندو مسلم فسادات پر اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ کی طرف سے احتجاج پر بھارتی لوک سبھا کا اجلاس چھٹے روز بھی نہ ہو سکا ڈپٹی سپیکر بار بار ارکان سے بیٹھنے کی درخواست کرتے رہے کسی نے ایک نہ سنی۔

غزہ میں دو فلسطینی افسر شہید

اسرائیلی فوج نے غزہ کے جنوب میں ایک پناہ گزین کیمپ کے نزدیک دو فلسطینی پولیس آفیسرز کو شہید کر دیا۔

بقیہ صفحہ 2

بعد ہومیو ڈاکٹر عبدالباسط فخر صاحب نے اس مرض سے شفایاب ہونے والے اپنے مریضوں کی مثالیں بیان کیں اور بعض دوائیوں کا تذکرہ بھی کیا۔ محترم مہمان خصوصی نے اپنے اختتامی کلمات میں ہومیو پیتھک علمی نشست کو سراہا۔ ہومیو ڈاکٹر مکرم ناصر احمد صدیقی صاحب صدر ایسوسی ایشن نے آخر پر مہمانان اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ نشست برخاست ہوئی جس میں احباب وخواتین نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
مرکب افسنتین
معدہ اور جگر کی پرانی کمزوری۔ وہم۔ اضطراب گھبراہٹ اور کولیسٹرول کو کنٹرول کرنے کے لئے مفید ترین مرکب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ریلوے ٹائم ٹیبل برائے ربوہ (نافذ العمل از 15 اپریل 2002ء)

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

گاڑی نمبر	نام گاڑی	آمد	روانگی	برائے
247	لالہ موسیٰ پسنجر	6:51 صبح	7:01 صبح	سرگودھا، بھلوال، ملکوال، منڈی بہاؤالدین، لالہ موسیٰ کے لئے
33	سپر ایکسپریس	8:32 صبح	8:34 صبح	سرگودھا کے لئے
11	چناب ایکسپریس	6:14 شام	6:16 شام	سرگودھا، بھلوال، ملکوال، منڈی بہاؤالدین، لالہ موسیٰ، جہلم، راولپنڈی اور پشاور کے لئے
123	سرگودھا ایکسپریس	7:49 رات	7:51 رات	سرگودھا کے لئے
329	ماڑی انڈس پسنجر	12:00 رات	0:02 رات	سرگودھا، خوشاب، قائد آباد، میانوالی، داؤدخیل اور ماڑی انڈس کے لئے

فیصل آباد کی طرف جانے والی گاڑیاں

گاڑی نمبر	نام گاڑی	آمد	روانگی	برائے
330	ماڑی انڈس پسنجر	1:34 صبح	1:36 صبح	فیصل آباد، سانگلہ ہل، شیخوپورہ، لاہور کے لئے
124	سرگودھا ایکسپریس	6:56 صبح	6:58 صبح	سانگلہ ہل، شیخوپورہ، لاہور کے لئے
12	چناب ایکسپریس	9:46 صبح	9:47 صبح	فیصل آباد، شورکوٹ، ملتان، بہاولپور، نواب شاہ، حیدر آباد، کراچی کے لئے
34	سپر ایکسپریس	6:45 شام	6:47 شام	فیصل آباد، شورکوٹ، ملتان، بہاولپور، نواب شاہ، حیدر آباد، کراچی کے لئے
248	لالہ موسیٰ پسنجر	7:44 رات	7:54 رات	فیصل آباد کے لئے

نوٹ: احباب جماعت نوٹ فرمالیں کہ 15 اپریل 2002ء سے چناب ایکسپریس ربوہ روٹ پر واپس آگئی ہے۔ احباب جماعت اس کے ذریعے سفری سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ بدھ 24 اپریل زوال آفتاب:	1-07
☆ بدھ 24 اپریل غروب آفتاب:	7-46
☆ جمعرات 25 اپریل طلوع فجر:	4-59
☆ جمعرات 25 اپریل طلوع آفتاب:	6-27

اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کا بھی اختیار ہے۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ ریفرنڈم کے خلاف دائر درخواستوں کی سماعت کرنے کی مجاز ہے۔ ریفرنڈم کے صدارتی حکم کے آئینی یا غیر آئینی ہونے کا فیصلہ کریں گے۔ عدلیہ کے اختیارات ختم نہیں کئے جا سکتے اور نہ ہی یہ کوئی متنازعہ مسئلہ ہے۔ سپریم کورٹ یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ جمہوریت سیاسی جماعتوں کے بغیر نہیں چل سکتی سپریم کورٹ کو کسی بھی فیصلہ شدہ مقدمے کی عدالتی نظر ثانی (جوڈیشل ریویو) کا اختیار حاصل ہے۔ چیف جسٹس نے یہ ریمارکس ریفرنڈم کے خلاف ایک جیسی 6 آئینی درخواستوں کی سماعت کے دوران دیئے۔

5 سال میں غربت ختم کر دیں گے صدر

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ وہ نوجوانوں کو ایک محفوظ مستقبل دینا چاہتے ہیں اور ایسا ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں جہاں وہ ترقی کر سکیں اور پھل پھول سکیں۔ وہ اسلام آباد میں ملک بھر سے آنے والے بوائے سکاؤٹس اور گرل گائیڈز سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نئی نسل پر فخر ہے۔ گزشتہ بارہ سال میں نئی نسل کا مستقبل تاریک ہو چکا تھا۔ انہوں نے کہا حکومت اقتصادی بحالی کیلئے بہت کام کر رہی ہے۔ غربت ختم کرنا چاہتی ہے۔ اچھی حکمرانی قائم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ ملک میں ٹھوس اور پائیدار جمہوریت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری حکومت کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ ہم پانچ سالوں میں ملک سے غربت کا خاتمہ کر دیں گے۔

مذہبی منافرت جڑ سے اکھاڑ دی ہے گورنر

پنجاب نے کہا ہے کہ میں جھوٹ کی سیاست اور سیاست کی حکومت کا قائل نہیں ہوں۔ میں نے سیاست کو خدمت کا نام دے کر خدمت کی ہے۔ میرا یہ مشن اس وقت تک جاری رہے گا جب تک پنجاب ترقی وخوشحالی اور امن و امان کے حوالے سے مثالی صوبہ بن کر نہ ابھرے۔ میں نے عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر پہنچ کر دریافت کئے ہیں۔ اور ان کے حل کیلئے فوری اقدامات بھی اٹھائے ہیں۔ وہ میونسپل سٹیڈیم میں عوامی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا جنرل مشرف کی قیادت میں حکومت نے فرقہ واریت اور مذہبی منافرت کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔ اب مذہب کے نام پر تشدد اور انتہا پسندی کی سیاست نہیں چلے گی۔

شیخ عمر سمیت تمام حاضری ملزموں پر فرد جرم

عائد امریکی صحافی ڈینئل پرل کے اغوا اور قتل میں ملوث بڑے ملزم برطانوی نژاد شیخ عمر نے کراچی کی خصوصی عدالت کے نئے جج کو بیان دیتے ہوئے اپنے خلاف عائد الزامات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سے قبل عدالت کے جج نے شیخ عمر سمیت 9 مبینہ ملزموں کی عدالت میں حاضری کے دوران ان کے خلاف عائد تمام الزامات پڑھ کر سنائے جبکہ بقیہ سات ملزمان ابھی تک مفرور ہیں۔ شیخ عمر نے برطانوی قانون کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے عدالت سے درخواست کی ہے کہ اس کے خلاف مقدمہ شرعی عدالت میں چلایا جائے۔

عوام سے زبردستی ووٹ نہیں لئے جا سکتے

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ عوام کی سوچ پر پہرہ نہیں بٹھایا جا سکتا اور نہ ہی عوام سے زبردستی ووٹ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ تو عوام کا فرض ہے کہ وہ موجودہ حکومت کے اڑھائی سالہ پیریڈ کا جائزہ لیں مشکل حالات کے باوجود حکومت نے عوام کو زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی کوشش کی ہے۔

ریفرنڈم میں ٹرن آؤٹ تمام انتخابات سے زیادہ ہوگا

سے زیادہ ہوگا ضلع ناظم لاہور نے کہا ہے کہ ریفرنڈم فوجی حکومت سے جمہوریت کی طرف پہلا قدم ہے اور عوام کی بھاری اکثریت ریفرنڈم کے حق میں ہے جو 30۔ اپریل کو ووٹ ڈالنے کیلئے گھروں سے آئیں گے۔ توقع ہے کہ اس ریفرنڈم میں ٹرن آؤٹ گزشتہ تمام انتخابات سے زیادہ ہوگا۔

پنجاب نے زیادہ پانی نہیں لیا۔ سندھ کے الزامات مسترد

الزامات مسترد پنجاب نے سندھ کی صرف پنجاب پر ضرورت سے زائد پانی لینے کے الزامات مسترد کر دیئے ہیں اور صدر مملکت کو تمام اعداد وشمار سرگودھا کے اجلاس میں پیش کر دیئے گئے ہیں۔ گورنر پنجاب نے سندھ کی طرف سے پنجاب پر الزامات کا فوری نوٹس لیتے ہوئے محکمہ اریگیشن پنجاب سے رپورٹ حاصل کی اور رپورٹ گورنر کو سرگودھا میں پہنچائی گئی۔ جو انہوں نے صدر کو پیش کی معلوم ہوا ہے کہ پنجاب نے بعض اخبارات میں سندھ کی طرف سے جاری کردہ اعداد وشمار کو بالکل غلط قرار دیا ہے۔ جن کی بنیاد پر دعویٰ کیا گیا ہے کہ سندھ اس مسئلہ پر صدر مملکت کو اپروچ کرے گا۔

خریف کے شروع میں پنجاب کو 44 فیصد کم پانی ملے گا

کم پانی ملے گا سیکرٹری زراعت پنجاب جنید اقبال اور سیکرٹری آبپاشی پنجاب نے محکمہ زراعت اور محکمہ آبپاشی کے افسران پر زور دیا ہے کہ وہ شروع ہونے والے موسم خریف کے لئے نہروں اور راجباہوں کی اس طرح وارہ بندی کریں کہ ہر کاشتکار کو اس کے حصے کا پانی یقینی طور پر فراہم ہو انہوں نے کہا کہ خریف کے شروع میں پنجاب کو 44 فیصد کم پانی ملے گا۔ بعد میں کمی 11 فیصد رہ جائے گی۔

نئی لیبر پالیسی کا اجراء

نئی لیبر پالیسی کا اجراء وفاقی وزیر محنت وافرادی قوت نے کہا ہے کہ نئی لیبر پالیسی اکتوبر سے پہلے نافذ کر دی جائے گی۔ مزدوروں کی کم از کم اجرت اڑھائی ہزار مقرر کی ہے اور اسی ماہ پاکستان کی تمام لیبر تنظیموں سے باضابطہ پابندی اٹھالیں گے۔

خشک سالی کے متاثرین کیلئے سود کی معافی

صدر جنرل مشرف نے وزارت خزانہ، خوراک وزراعت اور زرعی ترقی بینک چھوٹے کاشتکاروں اور بالخصوص خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کیلئے ایک ماہ میں ریلیف پیکج تیار کرنے اور سود کی معافی کو بھی شامل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ صدر نے یہ ہدایت چیئرمین زرعی ترقیاتی بینک کی طرف سے دی جانے والی بریفنگ کے دوران دی۔

کوٹھی برائے فروخت

ربوہ کے انتہائی پرسکون ماحول میں ایک عدد ڈبل اسٹوری کوٹھی رقبہ دس مرلے سے زیادہ برائے فروخت ہے اس میں پانچ بیڈ روم، چھ باتھ روم، دو کچن، ایک ڈرائنگ روم، دو ٹی وی لاؤنج ہیں۔ جہاں تمام سہولیات میسر ہیں۔
برائے رابطہ ناصر محمود طارق 39۔ ناصر آباد شرقی ربوہ فون نمبر 04524-212150

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724607, 7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

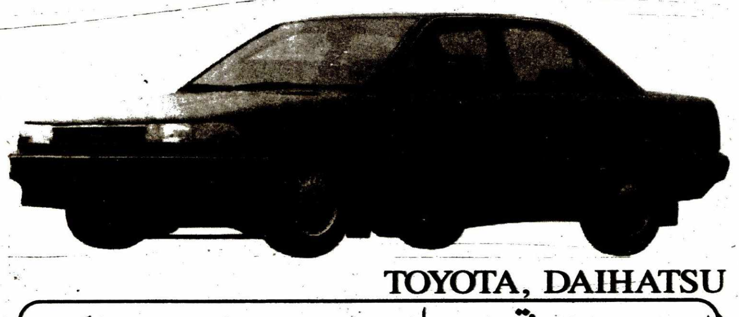

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021- 7724606 7724607 7724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61